استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان عظام متین اہم شرعی مسئلہ کے بارے میں ۔ کہ اسلامیہ جمہوریہ پاکستان میں اکثر و بیشتر رمضان المبارک اور عیدین کے چاند کے بارے میں شدید اختلاف ہوتا ہے ۔ ہمارا تعلق خیبر پختونخواہ پشاور سے ہے ۔ میاں مسجد قاسم علی خان کے مفتی شہاب الدین پوپلزئی صاحب علماء کرام کی موجودگی میں گواہوں کے بیانات کے مطابق رمضان و عیدین کے چاند کا اعلان کرتے ہیں ۔ جو سوالات آپ حضرات سے کرنے ہیں، وہ مندرجہ ذیل ہیں ۔

۱۔ کیا مسجد قاسم علی خان کے مفتی شہاب الدین صاحب کا اعلان از روئے شریعت درست ہے ۔

۲۔ کیا صوبہ خیبر پختونخواہ کے تمام باشندوں کو اس اعلان کا احترام کرتے ہوئے رمضان کا روزہ اور عیدین کے مذہبی تہوار کرنے چاہیئں ۔

۳۔ کیا یہ ضروری نہیں کہ مرکزی رویت ہلال کمیٹی پاکستان کے تمام بڑے شہروں میں اپنے نمائندے تعینات کرے اور گواہوں کو گواہی دینے کا موقع دے ۔

۴۔ یہاں رہائش پذیر کراچی کے مدارس کے فضلاء میں بعض کا موقف ہے ۔ کہ دارالعلوم کراچی کا فتوی ہے کہ پشاور کی علاقائی کمیٹی کو ولایت عامہ حاصل نہیں اور اس لئے یہاں کا اعلان غیر شرعی ہے ۔

۵۔ آیا پشاور کا اعلان تمام ملک کے لئے کافی نہیں ۔

۶۔ کیا یہاں علاقائی اعلان پر روزہ رکھنا اور عیدین کے تہوار منانا ناجائز ہے ۔

۷۔ کیا اس کی آڑ میں مفتی شہاب الدین صاحب اور دیگر کمیٹی کے علماء کو نازیبا الفاظ سے یاد کرنا جرم نہیں ۔

۸۔ بعض لوگ علاقائی عید ہونے کے باوجود روزہ رکھتے ہیں ۔ ان کے روزوں کا شرعی حکم کیا ہوگا ۔

برائے مہربانی ان مسائل میں ہماری راہنمائی فرمایئے اور ثواب دارین حاصل کیجئے ۔

المستفتی

حافظ ظفر حسین

اسلامیہ کالج پشاور

Scanned by CamScanner

دارالافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدًا و مصلیًا

جواب سے پہلے بطور تمہید چند باتیں ملاحظہ فرمالیں:

دارالافتاء سے عموماً کسی شخصیت کے حق میں یا اسکے خلاف نام لے کر فتویٰ جاری نہیں کیا جاتا، بلکہ یہاں سے صرف مسائل کا شرعی حکم بتایا جاتا ہے۔

مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی چونکہ حکومتِ وقت کی طرف سے قائم کردہ ہے، لہذا شرعاً وہ رؤیتِ ہلال کے فیصلہ کے معاملہ میں قاضی کے حکم میں ہے، اور اسے ولایتِ عامّہ حاصل ہے، اس لئے اسکی حدودِ ولایت میں روزہ اور عید اسی کمیٹی کے شرعی فیصلہ کے مطابق ہونا ضروری ہے، کمیٹی کا جو فیصلہ بالکل باطل اور غیر شرعی نہ ہو تو اس کی حدودِ ولایت میں کسی مستند مفتی یا غیر مجاز علماء کرام کی کمیٹی کا اعلان شرعاً عام مسلمانوں پر لاگو نہیں ہوگا یعنی مسلمان اس پر عمل کے پابند نہیں، لہذا اگر کوئی غیر مجاز کمیٹی (خواہ علماء کرام اور مفتیان پر ہی مشتمل کیوں نہ ہو) مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی کی حدودِ ولایت میں اس کے خلاف فیصلہ دے گی تو یہ فیصلہ عوام کے لئے غیر مؤثر ہوگا، اور اس پر عمل لازم نہیں ہوگا۔ (ماخذہ التبویب ۹۸۶/۱۰ بتغیر یسیر)

(۱، ۲، ۴، ۶، ۷، ۸)۔۔۔ ان سوالات کے جوابات تمہید میں گزر چکے ہیں۔

(۳)۔۔۔ ہماری معلومات کے مطابق جس طرح حکومتِ پاکستان کی طرف سے مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی قائم کی گئی ہے، اسی طرح ملک کے مختلف صوبوں، ضلعوں اور علاقوں میں مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی کی ذیلی کمیٹیں (صوبائی کمیٹی، ڈسٹرکٹ کمیٹی اور زونل کمیٹی) بھی قائم کی گئی ہیں، ان ذیلی کمیٹیوں میں مختلف مسالک کے علماء اور فنی ماہرین فلکیات، موسمیات شامل ہیں

یہ ذیلی کمیٹیں رؤیتِ ہلال کی شہادتیں وصول کر کے مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی تک پہنچاتی ہیں، البتہ ان ذیلی کمیٹیوں کو رؤیتِ ہلال کے اعلان کا اختیار نہیں ہوتا، بلکہ رؤیتِ ہلال کا حتمی اعلان مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی کرتی ہے۔

(۵)۔۔۔ مذکورہ صورت میں ملکی سطح پر نامزد کمیٹی کا فیصلہ ماننا شرعاً لازم ہے، اور بلاشبہ رؤیتِ ہلال کمیٹی میں کچھ خامیاں ہیں، علماء کو چاہئے کہ ان خامیوں کو دور کرانے کے لئے کوشش کریں، لیکن ان خامیوں کو دیکھ کر، مقامی کمیٹیاں بنانا درست نہیں، کیونکہ مقامی کمیٹیوں میں جو خرابیاں ہیں، وہ ان خامیوں سے زیادہ خطرناک ہیں، سب سے اہم مسئلہ امت کو انتشار سے بچانا ہے، جہاں مرکزی رؤیت ہلال کمیٹی کے فیصلہ کی پابندی کی

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned by CamScanner

جاتی ہے، وہاں عوام میں انتشار وغیرہ بہت شاذ ونادر پیدا ہوتا ہے، بخلاف ان علاقوں کے جہاں سرکاری کمیٹی کی جگہ فیصلے غیر سرکاری متوازی کمیٹیاں کرتی ہیں۔ وہاں لوگ انتشار کا شکار ہو جاتے ہیں، دین اور اہل دین کے بارے میں سوء ظن میں مبتلا ہو جاتے ہیں، علماء کو برا بھلا کہا جاتا ہے، قتل وقتال تک نوبت آجاتی ہے وغیرہ لہٰذا ریاستی اختیار کی حامل کمیٹی کی پیروی کرتے ہوئے نیز اہون البلیتین کے اصول پر عمل کرتے ہوئے مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی کا فیصلہ ماننا ہی ضروری ہے۔ (ماخذہ التبویب ۱۸۳۶/۴۴ بتغیر)

واضح رہے کہ اگر مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی رمضان یا عید کا چاند نظر آنے کا اعلان کر دے تو اس فیصلے کے مطابق عمل کرنا تمام اہلِ پاکستان کے لیے ضروری ہے اور صوبائی یا مقامی کمیٹیوں کے لیے اس کے خلاف کرنا جائز نہیں، لیکن اگر مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی چاند نظر نہ آنے کا اعلان کرے تو پھر یہ فیصلہ نہیں بلکہ محض "عدمِ علم" کا اعلان ہے، لہٰذا اگر صوبائی کمیٹیوں کے پاس شرعی شہادت پیش ہوئی اور کمیٹی کو شرعی اصول کی روشنی میں اطمینان ہو گیا تو کمیٹی یہ شہادت مرکزی کمیٹی تک پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کرے اور مرکزی کمیٹی تک پہنچائے بغیر از خود کوئی اعلان نہ کرے، تاہم اگر صورتِ حال یہ ہو کہ صوبائی کمیٹی نے مرکزی کمیٹی تک شہادت پہنچانے کی کوشش کی لیکن کمیٹی کا اجلاس مثلاً برخاست ہو گیا تھا، جس کی وجہ سے مرکزی کمیٹی تک شہادت نہیں پہنچ سکی، نیز مطلع ابر آلود ہونے کی صورت میں رمضان کا چاند کم از کم ایک ثقہ آدمی نے اور عید کا چاند کم از کم دو ثقہ آدمیوں نے دیکھا ہو، اور مطلع صاف ہونے کی صورت میں رمضان اور عید کا چاند جمِ غفیر نے دیکھا ہو تو اس صورت میں صوبائی کمیٹی کے اعلان کے مطابق اس علاقہ کے لوگوں کے لیے عمل کرنا جائز ہے بلکہ واجب ہے۔ (مأخذہٗ التبویب ۹۴۹/۱)

لما فی الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (۵ / ۴۲۲)

أَنَّ صَاحِبَ الْبَحْرِ ذَكَرَ نَاقِلًا عَنْ أَئِمَّتِنَا أَنَّ طَاعَةَ الْإِمَامِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ وَاجِبَةٌ فَلَوْ أَمَرَ بِصَوْمٍ وَجَبَ.

وفی الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (۵ / ۴۰۹)

وَالْحَاصِلُ: أَنَّ السُّلْطَانَ إذَا نَصَّبَ فِي الْبَلْدَةِ أَمِيرًا وَفَوَّضَ إلَيْهِ أَمْرَ الدِّينِ وَالدُّنْيَا صَحَّ قَضَاؤُهُ وَأَمَّا إذَا نَصَّبَ مَعَهُ قَاضِيًا فَلَا؛ لِأَنَّهُ جَعَلَ الْأَحْكَامَ الشَّرْعِيَّةَ لِلْقَاضِي لَا لِلْأَمِيرِ، وَهَذَا هُوَ الْوَاقِعُ فِي زَمَانِنَا.

دار الافتاء

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned by CamScanner

وفی البحر الرائق، دارالکتاب الاسلامي - (۲ / ۲۸۶)

وَمَنْ رَأَى هِلَالَ رَمَضَانَ فِي الرُّسْتَاقِ، وَلَيْسَ هُنَاكَ وَالٍ وَقَاضٍ فَإِنْ كَانَ ثِقَةً يَصُومُ النَّاسُ بِقَوْلِهِ، وَفِي الْفِطْرِ إنْ أَخْبَرَ عَدْلَانِ بِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ لَا بَأْسَ بِأَنْ يُفْطِرُوا اهـ.

وَأَشَارَ بِوُجُوبِ صَوْمِهِ إذَا رَأَى هِلَالَ الْفِطْرِ وَحْدَهُ إلَى أَنَّ الْمُنْفَرِدَ بِرُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ إذَا صَامَ وَأَكْمَلَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا لَمْ يُفْطِرْ إلَّا مَعَ الْإِمَامِ؛ لِأَنَّ الْوُجُوبَ عِلَّتُهُ الِاحْتِيَاطُ، وَالِاحْتِيَاطُ بَعْدَ ذَلِكَ فِي تَأْخِيرِ الْإِفْطَارِ.........................واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم.

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ لہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۴/ذوالحجہ/۱۴۳۹ھ
16/اگست/2018ء

محمد اویس
محمد اویس سیالکوٹی کان اللہ لہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۴/ذوالحجہ/۱۴۳۹ھ
16/اگست/2018ء

الجواب صحیح
محمد طاہر عفی عنہ
۴/۱۲/۱۴۳۹ھ

Scanned by CamScanner